بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

ارکانِ پارلیمنٹ علماء اور مسلمانوں کا فریضہ

پارلیمنٹ، کابینہ اور صوبائی حکومتوں کی تشکیل کے بعد ایسا لگتا ہے کہ اس مقصدِ عظیم (نفاذِ اسلام) کو نظر انداز کیا جارہا ہے جس کا آٹھ سال سے غلغلہ رہا جس کے پس منظر میں ریفرنڈم ہوا اور جس کے مناظر میں الیکشن ہوا یہ مارشل لاء کے کھوکھلے وعدوں کا ردِعمل ہے یا مغربی جمہوریت کا منطقی نتیجہ یا مسلم ممالک کی اس بے بسی اور بدقسمتی کا ظہور جس کی بنا پر ان ممالک کو کسی نظام کو عملی شکل دینے کا بھی حق نہیں اور جس کا ریموٹ کنٹرول دنیا کی سپر طاقتوں کے پاس ہے۔ یہی تماشا سوڈان میں دیکھا گیا اور یہی کھیل ہمارے ہاں عرصہ سے جاری ہے ہمیں اسلام سے وابستگی کا اتنا حق ہے جتنا امریکہ سرکار چاہے یا پھر آزادی کے بھی اتنے سزاوار جو سرخ سامراج کو گوارا ہو۔

آج ارکانِ پارلیمنٹ اور سیاسی و قومی زعماء کا سارا ہدف سیاسی جماعتوں کی بحالی، ۱۹۷۳ء کے آئین میں کی گئی ترامیم یا مارشل لاء کی حسن و قبح بن چکی ہیں جبکہ اسلامی نظام کے مکمل اور فوری نفاذ اور کئے گئے ادھورے اقدامات کی تکمیل اور دستور کو مکمل اسلامی بنانے کا سارا کام پس منظر میں چلا گیا ہے۔ جبکہ ہماری مصیبتوں کا علاج نہ مارشل لاء ہے نہ جمہوریت، نہ عصرِ حاضر کی سیاست بازی۔ پھر نہ تو عوام نے صدرِ پاکستان کو ان باتوں کیلئے ریفرنڈم میں اعتماد (مینڈیٹ) دیا نہ یہ انتخابات کی بنیاد بنے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء، پوری قوم اور ارکانِ پارلیمنٹ کی تمام توجہات اور کوششوں کا محور صرف اور صرف اسلامی نظام کا فوری نفاذ بن جائے اور جس حکومت نے آٹھ سال اسلامی نظام کے نعروں اور ہنگاموں سے اپنے اقتدار کا بازار گرم رکھا اسے اب عملاً اسلام کی مکمل آئینی بالادستی اور عملی نفاذ پر مجبور کر دیا جائے۔ اس وقت پارلیمنٹ میں شریعت بل یا کسی دوسرے آئینی طریق کار کی صورت میں ۱۹۷۳ء کے دستور میں ایسی ترامیم کروانی چاہئیں کہ اسلام کو عدالتی، قانونی، معاشی، معاشرتی اور سماجی لحاظ سے مکمل بالادستی حاصل ہو جائے تمام غیر اسلامی قوانین فوری اور یکلخت کالعدم ہو جائیں اور کسی حکومت کا ہر وہ اقدام قانوناً کالعدم اور قابلِ شدید تعزیر بن جائے جس سے کسی اسلامی حد یا حکم کی خلاف ورزی اور دینی اقدار کی توہین ہوتی ہو۔

اس جد و جہد اور جہاد کیلئے جہاں پارلیمنٹ کے اندر محنت کرنے فضا سازگار اور ارکان کو ہم خیال بنانے کی بھرپور اور مؤثر کوشش کی ضرورت ہے، وہاں پارلیمنٹ سے باہر بھی عامۃ المسلمین بالخصوص علما اور دینی طبقوں کو منظم کرنے اور توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ کہ وہ دائیں اور بائیں کے مروجہ سیاسی بکھیڑوں

سے نکل کر ہمہ تن اس عظیم اور اوّلین مقصد نفاذِ شریعت کیلئے منظم ہو جائیں اس بارہ میں حکومت، وزراء، ارکان پارلیمنٹ اور سیاسی زعماء کی ہر بڑی چھوٹی بات اور اقدام پر کڑی نگاہ رکھیں اور سختی سے احتساب کریں اس مقصد کیلئے کوئی نہ کوئی اجتماعی ڈھانچہ ناگزیر ہے جبکہ بدقسمتی سے علماء کی ایک بڑی طاقت اس وقت یمین و یسار میں بٹی ہوئی ہے یا وہ ان سیاستدانوں کے مذموم عزائم کی دانستہ یا نادانستہ آلۂ کار بن گئی ہے، جن کی لادینیت نوازی، دین سے بیزاری اور اسلامی نظام کے بارہ میں کافرانہ خیالات اور ماضی میں طرزِ عمل اور رویہ کسی سے مخفی نہیں اور جو علی الاعلان اس وقت بھی اپنے لادینی افکار کی ملک و بیرون ملک پرچار کرنے میں قباحت محسوس نہیں کرتے اور جن میں سے بعض تو اس وقت ملک کی وحدت اور سالمیت کو تباہ کرنے پر بھی تلے ہوئے ہیں ایسے سیاسی عناصر کا تابع مہمل بن جانے کی صورت میں اور جو کچھ بھی ہوگا ہو سکے گا۔ مگر دین، اہلِ دین اور اسلام کے حصہ میں تو صرف اور صرف حرمان نصیبی آئے گی اور اہلِ دین کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر بامِ اقتدار تک پہنچانے والوں کے خلاف دوبارہ از سرِ نو ایک طویل اور نہ ختم ہونے والی جدوجہد کا بازار گرم کرنا پڑے گا۔ ہم مارشل لاء کو صد ہزار قابلِ نفرین و ملامت سمجھتے ہیں۔ بالخصوص وہ مارشل لاء تو لعنت کی مستحق ہے جس میں دین اور اسلام کی کوئی بھلائی نہ ہو اور جو اسلامی انقلاب کا بھی ذریعہ نہ بن سکے۔ لیکن موجودہ سیاسی نعروں اور ایم آر ڈی جیسی وحدتوں اور محاذوں کو سہارا دیکر اور ان کی بندوقوں کو اپنے کندھوں پر چلا کر اور ان کی مردہ اور متعفن لاشوں میں نئی روح پھونک کر قوم کے سروں پر مسلّط کرنے کو بھی عند اللہ ملک و ملت بالخصوص دین اور اہلِ دین کے ساتھ ایک ظلمِ عظیم سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ اسلام کی بالادستی کی توقع کرنا بھی عقل و خرد کی موت اور علم و فہم کا ماتم ہے۔ ایسا ہو جانا خدائی الفاظ میں گویا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ہے۔

بہر تقدیر ناچیز کی حقیر رائے میں موجودہ حالات میں اصوب اور احوط راستہ یہی ہے کہ پوری قوم اور علمی و دینی حلقے منظم ہو کر اپنی ساری محنت، توجہات اور صلاحیتیں موجودہ حکومت اور پارلیمنٹ سے مکمل طور پر نفاذِ شریعت کا مطالبہ منوانے پر مرتکز کرلیں اگر اس کے دلوں میں زیغ ہے یا نفاق تو ایسی بھرپور جنگ لڑی جائے کہ برسرِ اقتدار طبقہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے۔ ادھر پارلیمنٹ کے تمام ارکان کا اپنے اپنے حلقوں میں سختی سے محاسبہ شروع ہو جائے کہ وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں ہر قسم کے لالچ و خوف سے بالاتر ہو کر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ ان تمام ارکان پر اللہ تعالیٰ اور قوم و ملک کی جانب سے جو فریضہ عائد ہوتا ہے اس احساسِ مسئولیت کی بنا پر فی الوقت حضرت شیخ الحدیث مولانا